نقش آغاز

راشد الحق سمیع حقانی

مسلم ترکی میں مذہبی جماعتوں (رفاہ) اور اسلامی شعائر پر پابندی

بدنصیب ترکی پر گذشتہ ۷۰ برس سے سیکولرازم کی شب دیجور کی تاریکی چھائی ہوئی ہے۔ آجکل اس کی تیرگی میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ گوکہ درمیان میں تھوڑے عرصے میں امید وتوقع کے ٹمٹماتے چراغ روشن ہوئے تھے۔ (رفاہ اور جناب نجم الدین اربکان کی شکل میں)۔ جنہوں نے طویل جدوجہد کے بعد ترکی میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز کردیا تھا۔ اور عالم اسلام کو یہ امید ہوگئی تھی کہ اب اس شب دیجور کا سیاہ پردہ آفتاب اسلام کے ضوفشانیوں سے چاک ہوجائے گا اور الحمدللہ یہ توقع پوری بھی ہوئی، جب جناب اربکان نے سیکولر ترکی میں اسلام کیلئے کئی اہم مفید اور مثبت دورس اقدامات کرنا شروع کیے۔ تو یورپ وامریکہ اور ترکی کے سیکولر فوجی جرنلوں اور عیاش بیورکریٹس نے آپکی راہ میں روڑے اٹکانا شروع کیے اور ہر لحاظ سے ایک جمہوری حکومت کو کمزور کیا گیا۔ اور باالآخر آپکی حکومت فارغ کرادی گئی، اور ایک عبوری حکومت کو اقتدار سونپ دیا اور جناب اربکان اور رفاہ پارٹی نے جو اقدامات کیے تھے انکے احکامات اوراقدامات کو غیر موثر کرنا شروع کردیا۔ ترکی میں تمام اسلامی مدارس اور مکاتب پر مکمل پابندی عائد کردی گئی اور سکول کالج کی طالبات پر اسلامی لباس پہننے کی مکمل پابندی لگادی گئی۔ پھر اسکے بعد رفاہ پارٹی کے دوراقتدار میں فوج اور بیورکریسی میں جو اسلامی ذہن رکھنے والے افراد اوپر آگئے تھے انکی تطہیر کی گئی۔ ان اقدامات کے بعد رفاہ پارٹی پر پابندی کی بازگشت مدت سے سنائی جارہی تھی۔ اور صاف کہا جارہا تھا کہ ہم یہاں پر اسلام اور قدامت پرست اور بنیاد پرستوں کو ٹکنے نہیں دینگے۔ چنانچہ ترکی کی سپریم کورٹ نے رفاہ پارٹی پر پانچ سال کیلئے پابندی عائد کردی اور اسی طرح اسکے رہنما جناب نجم الدین اربکان سمیت کئی دیگر رہنماؤں پر بھی سیاست میں پانچ سال کی پابندی لگادی گئی۔ گویایہ انکو اسلام پر عمل پیرا ہونے کی سزا دی گئی جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ رفاہ پر پابندی لگانے کے بعد اسکی طاقت ختم ہوجائے گی تو یہ انکی بڑی بھول ہے اور انکے کفر مغزی کی واضح دلیل ہے بلکہ رفاہ کی بڑھتی ہوئی مقبولیت سے بوکھلاہٹ کا نتیجہ ہے۔ اسلام کو بھلا کون روک سکتا ہے؟۔ فطرت ہرگز نہیں دب سکتی۔

؎ اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے اتنا ہی یہ ابھریگا جتنا کہ دبا دیں گے

ہمارا یہ پورا یقین ہے کہ آئندہ انتخابات میں اسلامی جماعتیں بھرپور قوت کے ساتھ ترکی میں برسراقتدار آکر سیکولر، لادین اور امریکہ ویورپ کی تمام سازشوں کو ملیامیٹ کردینگی۔ اور انشاء اللہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے ساتھ ہی خلافت اسلامیہ کا آفتاب جلوہ فگن ہوگا۔ وہ دیکھو استنبول و انقرہ کی

مساجد کی بلند میناروں پر ایک نیا سورج طلوع ہورہا ہے۔ ایک نئی صبح کیلئے اپنی آغوش کو وا کیے ہوئے۔ وہ دیکھو عظمت رفتہ اور سلطنت عثمانیہ کی "مرحوم" یادگاروں پر رفاہ کی صورت میں مستقبل میں اسلام کی پھریرے اور پرچم بلند ہورہے ہیں۔اسلام اکیسویں صدی میں ترکی کے راستے دوبارہ نشاۃ ثانیہ کے ساتھ وقار وتمکنت کے فاتحانہ انداز میں داخل ہورہا ہے۔ روم کے ویٹکن سٹی میں پاپاؤں اور ارباب کلیسہ پر خوف اور سکوت مرگ طاری ہورہا ہے۔ وہ دیکھو مستقبل قریب میں لیلن وسٹالن کے مجسموں کی طرح کمال اتاترک کے مجسمے گرا کر گلی کوچوں میں کھینچے جارہے ہیں۔ خلافت کی قبا جن نادانوں نے" دانائی" میں چاک کردی تھی۔ اسکی دوبارہ رفوگری کا عمل شروع ہوگیا ہے۔ ترکی کو دوسرا الجزائر بنانے والوں گوش ہوش سے سن لو! کہ تم اپنے مکروومذموم عزائم میں ناکام ونامراد رہوگے۔ ترکی کے غیور مسلمان بھائیو! یہ عارضی پابندیاں اور رکاوٹیں تمھارے بلند عزائم کی تکمیل میں سدراہ نہیں بنیں گی۔ بالآخر کامیابی تمھاری قدم چومے گی۔

" ولاتخافوا ولاتحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین۔"

پاکستان شدید فرقہ واریت کی زد میں

گذشتہ دنوں لاہور میں رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں (مومن پورہ میں) جو قیامت نہتے شہریوں پر ٹوٹی تو اس نے ہر پاکستانی کو انتہائی افسردہ اور دل گیر کردیا۔ اور یہ سوچنے پر مجبور ہوگئے کہ ہم کسی محفوظ ملک میں نہیں رہ رہے بلکہ ایک ویرانے اور جنگل میں بستے ہیں۔ جہاں پر کوئی قانون ضابطہ اور کسی قسم کی حفاظت نہیں۔ ہمارے بدقسمت ملک میں یوں تو ہزاروں مسائل ہیں لیکن اس وقت سب سے بڑا مسئلہ فرقہ بندی اور دہشت گردی کا ہے۔ خصوصاً گذشتہ کئی دہائیوں سے تو ملک کو قصاب خانے میں تبدیل کردیا گیا ہے۔ چند اشرار دہشت گردوں اور تخریب کاروں کے ہاتھوں پندرہ کروڑ مسلمانوں کو یرغمال بنادیا گیا ہے۔ یہ کہاں کا مذہب ومسلک ہے؟ جو انسان کو یہ تعلیم دے کہ اپنے مخالف کوہلاک کرکے جنت کا حقدار بن جائے۔موجودہ حکومت دہشت گردی سمیت تمام اہم مسائل میں مکمل طور پر فیل ناکام ہوگئی ہے۔ اصولاً، اخلاقاً اور شرعاً اس حکومت کا مستعفی ہونا چاہیئے تھا۔ شہر لاہور جو ماشاء اللہ وزیراعظم، وزیراعلیٰ پنجاب، چیف جسٹس، چیف آف آرمی سٹاف بلکہ صدر مملکت سمیت سب کا مشترکہ گھر ہے انکے ناک کے نیچے اسطرح کی بدترین دہشت گردی کا ہونا اس بات کا بین ثبوت ہے کہ یہاں حکومت نام کی کوئی چیز نہیں۔ گذشتہ سال جنوری میں ضیاء الرحمان